بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نومبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یومِ بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۹ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ | ۲۶ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش | ۲۶ فروری ۶۹ | نمبر ۴۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان میں بالطبع ہمدردیٔ خلق کا ایک جوش پایا جاتا ہے

یہ ہمدردی انسانی اخلاق میں اس وقت داخل ہوگی جب عدل کی رعایت سے اپنے محل پر ہو

"اور منجملہ انسان کے طبعی امور کے جو اس کی طبیعت کے لازم حال ہیں ہمدردیٔ خلق کا ایک جوش ہے قومی حمایت کا جوش بالطبع ہر ایک مذہب کے لوگوں میں پایا جاتا ہے اور اکثر لوگ طبعی جوش سے اپنی قوم کی ہمدردی کے لئے دوسروں پر ظلم کر دیتے ہیں۔ گویا انہیں انسان نہیں سمجھتے سو اس حالت کو خلق نہیں کہہ سکتے۔ یہ فقط ایک طبعی جوش ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ حالت طبعی کوّوں وغیرہ پرندوں میں بھی پائی جاتی ہے کہ ایک کوّے کے مرنے پر ہزارہا کوّے جمع ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ عادت انسانی اخلاق میں اس وقت داخل ہوگی جبکہ یہ ہمدردی انصاف اور عدل کی رعایت سے محل اور موقعہ پر ہو۔ اس وقت یہ ایک عظیم الشان خلق ہوگا جس کا نام عربی میں مواسات اور فارسی میں ہمدردی ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلشانہ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے:-

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَلَا تَهِنُوْا فِيْ ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ... وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا وَّلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝

یعنی اپنی قوم کی ہمدردی اور اعانت فقط نیکی کے کاموں میں کرنی چاہیئے اور ظلم اور زیادتی کے کاموں میں ان کی اعانت ہرگز نہیں کرنی چاہیئے اور قوم کی ہمدردی میں سرگرم رہو، حکومت اور خیانت کرنے والوں کی طرف سے مت جھگڑو جو خیانت کرنے سے باز نہیں آتے۔ خدا خیانت پیشہ لوگوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۸۵ و ۸۶)

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۲۵ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں:

-• ربوہ ۲۵ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل سے پھر ناساز ہے۔ سر درد کی بھی تکلیف ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

-• ربوہ ۲۵ تبلیغ۔ حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کو کل سے بخار ہے۔ نیز بے چینی اور گھبراہٹ کی تکلیف بھی مسلسل چل رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

-• لاہور۔ عزیز جعفر احمد خاں سلمہ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خاں صاحب کی حالت بدستور پہلے جیسی ہے۔ قوت گویائی ابھی تک بحال نہیں ہوئی ہے۔ احباب جماعت صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں:

-• ربوہ ۲۵ تبلیغ۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر صنعت و تجارت کو تو پہلے سے نسبتاً افاقہ ہے لیکن ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کی طبیعت سر درد اور اعصابی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ دونوں کو اپنے فضل و کرم سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

نیکی کی ہر راہ اختیار کرنی چاہیئے

مومن کی نگاہ اس شکاری کی مانند ہوتی ہے جو شکار کی تلاش میں گھات لگائے ہوتا ہے تاکہ نیکی بجا لانے کا کوئی موقعہ بھی ہاتھ سے جانے نہ پائے۔ چنانچہ ان دنوں ہفتہ شجر کاری کے دوران ملکی و ملی خدمت بجا لانے کا ایک اور موقعہ اللہ تعالےٰ نے عطا فرمایا ہے لہٰذا امید ہے کہ انصار اللہ کے جملہ اراکین اور عہدہ داران اس طرف خصوصی توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد مبشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۶ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش

خوشی کا دن

کچھ دنوں کے بعد عید الاضحیہ آرہی ہے۔ عید الاضحیہ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے قربانیوں کی عید ہے۔ اس عید کو صاحب استطاعت لوگ قربانیاں دیتے ہیں۔ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو ابو الانبیاء کہلاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے اشارہ سے اپنے دلبند سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو جب آپ چھوٹے تھے قربان کرنا چاہا تھا۔ دراصل یہ ایک آزمائش تھی۔ جس میں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کا عظیم الشان فرزند کامیاب ہوئے۔ اور اللہ تعالےٰ کے اور بھی مقرب بن گئے۔ باپ بیٹا کی یہ آزمائش یونہی نہیں تھی بلکہ اللہ تعالےٰ دونوں کا حوصلہ دیکھنا چاہتا تھا کہ جس قربانی کا اس نے ان سے ارادہ کیا ہے کیا وہ اس کو برداشت کر سکتے ہیں؟

ایک نیک اور خدا پرست انسان کے لئے ایک نیک اور خدا پرست بیٹا کس قدر عزیز ہو سکتا ہے حقیقت یہ ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی شے عزیز نہیں ہوتی۔ انسان اپنی اولاد کے لئے ساری عمر قربان کر دیتا ہے۔ اس سے بڑی کوئی دولت نہیں۔ اپنی جان بلکہ آبرو بھی اس کے مقابلہ میں کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ اس لئے یہ بہت بڑی آزمائش تھی۔ اور یہ باپ بیٹا ان آزمائشوں میں پورے اترے اب وہ کونسی قربانی ہے جو وہ نہیں دے سکتے۔ جس قربانی کا ارادہ اللہ تعالےٰ نے ان سے کیا تھا۔ وہ یہ تھی کہ وہ دونوں اپنی زندگیوں کی قربانی دیں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ ان کی قربانی کی بنیاد پر ایک عظیم الشان دینی عمارت تعمیر کرے۔ وہ دینی عمارت اسلام ہے۔

اللہ تعالےٰ کے حکم سے حضرت ابراہیمؑ اپنے مخلص بیٹے اور بیٹے کی پاکیزہ والدہ کو اس اجاڑ بیابان میں لائے۔ جہاں اب مکہ مکرمہ آباد ہے اور انہیں وہیں چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ یہ مقام رہتی دنیا تک اسلام کا عظیم الشان مرکز بننے والا تھا۔ اس مقام سے وہ آفتاب عالمتاب طلوع ہونے والا تھا۔ جس کے نور سے دنیا قیامت تک درخشاں ہونے والی تھی۔ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے فرزند نے وہ مسجد تعمیر کی جو قیامت تک خدا کا گھر بننے والا تھا۔ جہاں رہتی دنیا تک عباد اللہ لبیک لبیک کہتے ہوئے جامۂ احرام میں ملبوس طواف کرنے والے دور دور سے آنے والے تھے۔

مبارک ہے وہ باپ جس نے اپنے عزیز دلبند کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں وقف کر دیا۔ مبارک ہے وہ فرزند جس نے اپنے باپ کے ایک اشارہ پر اس کی چھری کے نیچے اپنی گردن رکھ دی۔ اور مبارک ہے وہ والدہ جس نے اپنے شوہر کے ایک اشارہ پر اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنے تئیں اور اپنے لخت جگر کو قربان کر دیا۔

اس عظیم الشان قربانی کی تقریب میں مومن عید الاضحیہ کی قربانیاں دیتے ہیں۔ عید کے لغوی معنی کچھ بھی ہوں۔ ہم مسلمان اس کو خوشی کا دن کہتے ہیں۔ واقعی حقیقی مسلمان کے لئے یہ ایک نہایت خوشی کا دن ہے۔ عید کا دن ہے کیسی عید؟ قربانی کی عید۔ اس خوشی میں وہ قربانیاں دیتے ہیں مگر آج بہت کم ہیں جو اس کی حقیقت کو جانتے ہیں۔ عام طور پر آج بے شک عید کو خوشی کا دن سمجھ کر منایا جاتا ہے۔ لیکن اس معنی میں نہیں بلکہ اس طرح جس طرح شاید غیر مسلم لوگ اپنے تہوار مناتے ہیں۔ شاید جس طرح عیسائی بڑا دن مناتے ہیں۔ مسلمان بھی بڑی عید اس طرح منانے لگے ہیں۔ چنانچہ عید کے متعلق جو محاورے رائج ہیں۔ ان سے اس کی نشان دہی ہوتی ہے۔ مثلاً

ہر روز عید نیست کہ حلوہ خورد کسے

یعنی ہر روز روز عید نہیں کہ حلوہ کھایا جائے۔ گویا صرف حلوہ کھانا ہی عید ہے۔ اچھا دنبہ یا بکرا ذبح کرو۔ کچھ دوسروں کو کھلاؤ اور کچھ آپ کھاؤ۔ امارت کا وقار اس میں ہے کہ قیمتی سے قیمتی جانور کی قربانی دی جائے۔ تاکہ لوگ واہ واہ کریں اور بہترین گوشت کھائیں پھر کہا جاتا ہے کہ اصل عید تو بچوں کی ہوتی ہے بچے خوش رنگ اور اعلیٰ لباس پہنتے ہیں۔ کھیلتے کودتے ہیں ٹھیک ہے۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا یہ وہی خوشی ہے جو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کی عفیفہ بیوی اور فدائے حق فرزند حضرت اسمٰعیل کو ہوئی تھی۔ ان سب کو واقعی بڑی خوشی ہوئی تھی مگر وہ خوشی صرف حلوہ اور گوشت کھانے کی یا اچھی لباس پہن لینے کی خوشی نہیں تھی۔ ان کی خوشی کا اور ہی رنگ ڈھنگ تھا۔ ان کی خوشی یہ تھی کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل کر لیا ہے۔ انہوں نے اپنے محبوب کی خوشنودی پائی ہے۔ ان کی خوشی اس لئے تھی کہ انہوں نے اپنی خوشی کی قربانی اپنے خالق سے حاصل کی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِينُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى إِبْرٰهِيمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ (الصّٰفّٰت آیت ۱۰۵ تا ۱۱۱)

ترجمہ۔ اور ہم نے اس (ابراہیم) کو پکار کر کہا۔ اے ابراہیم تو اپنی رویا پوری کر چکا۔ ہم اسی طرح محسنوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ یہ یقیناً ایک کھلی کھلی آزمائش تھی۔ اور ہم نے اس (یعنی اسمٰعیل) کا فدیہ ایک بڑی قربانی کے ذریعہ دیا۔ اور بعد میں آنے والی قوموں میں اس کا نیک ذکر باقی رکھا۔ ابراہیمؑ پر سلامتی نازل ہوتی رہے۔ ہم محسنوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

یہ سند تھی جو اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائی۔ یہ کمال خوشی کا موقعہ تھا۔ یہی ان کی عید تھی اور یہی مومن کی عید ہے۔ کاش ہر مومن کو یہ خوشی نصیب ہو۔ ہم بھی خوشی کا دن منائیں۔ کہنے کو تو ہم بھی کہتے ہیں کہ ؎

آگ ہے اولادِ ابراہیمؑ ہے نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خرید و فروخت کے آداب

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ

(بخاری کتاب البیوع)

ترجمہ۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجارتی سامان لانے والے قافلے کو آگے جا کر نہ ملو یعنی سامان مارکیٹ میں پہنچنے سے پہلے ہی نہ خرید لو۔ بلکہ اس تجارتی سامان کو بازار میں آنے دو۔ تاکہ قیمتوں میں اعتدال رہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے

حج بیت اللہ — اور — اس کے فوائد

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سورۂ حج کے چوتھے رکوع کی تفسیر میں حضور فرماتے ہیں:-

اِن آیات میں اللہ تعالےٰ نے حج بیت اللہ کا ذکر فرمایا ہے جو ایک اہم اسلامی عبادت ہے اور جس کے مطابق ہر سال لاکھوں آدمی جن میں سے کوئی کسی قوم کا ہوتا ہے اور کوئی کسی ملک کا۔ ایک دوسرے کے رسم و رواج، ایک دوسرے کی زبان اور ایک دوسرے کی عادات وغیرہ سے ناواقف ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں۔ اور اپنے عمل سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اسلامی توحید نے مسلمانوں کے دلوں کو ایسا متحد کر دیا ہے کہ باوجود اختلافِ زبان، اختلافِ عقائد، اختلافِ رنگ و نسل، اختلافِ خیالات اور اختلافِ آب و ہوا کے ہم اللہ تعالےٰ کی آواز پر لَبَّیْکَ کہہ کر ایک جگہ پر جمع ہونے کے لئے تیار ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں نے اپنے عمل سے ظاہری حج کے علاوہ یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ وہ خانہ کعبہ کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور جب تک مسلمانوں میں یہ رُوح قائم رہے گی کسی دشمن کی یہ طاقت نہیں ہوگی کہ وہ خانہ کعبہ کی طرف مُنہ کرے یا مسلمانوں کی یکجہتی کو توڑ سکے۔ کیونکہ جب تک خانہ کعبہ رہے گا مسلمانوں کی یکجہتی بھی قائم رہے گی۔ ان کی آنکھوں کے سامنے نہ صرف یہ نظارہ ہوتا ہے کہ دُنیا کے کن کن کونوں میں خدا تعالیٰ نے انسان کو پھیلا دیا بلکہ وہ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ایک بے آب و گیاہ جنگل سے بلند ہونیوالی وہ آواز جس کو غیر تو الگ رہے اپنے بھی نہیں سُنتے تھے۔ اور آواز دینے والے کو ہر قسم کے مظالم کا تختۂ مشق بناتے تھے۔ آج دُنیا کے کونوں کونوں تک پہنچ کر لاکھوں انسانوں کے اجتماع کا باعث بن رہی ہے وہ اللہ تعالےٰ کے اس عظیم الشان نشان کو دیکھتے اور اپنے ایمانوں میں ایک تازگی اور لطافت محسوس کرتے ہیں کہ کہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے جنہوں نے ایک ایسی آواز بلند کی جو گونجی اور گونجتی چلی گئی یہاں تک کہ وہ دُور دراز ملکوں میں پہنچی اور لاکھوں لوگوں کو یہاں کھینچ لائی۔ اور وہ مکہ جہاں رہنے والوں کی اذیتوں اور تکلیفوں کی وجہ سے مسلمانوں کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا اور جنہیں اس سرزمین میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کی اجازت تک نہیں تھی آج اسی مکہ مکرمہ میں ہر ایک کی زبان پر اَللّٰہُ اَکْبَر۔ اَللّٰہُ اَکْبَر۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ جاری ہے اور وہ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ کہتے جا رہے ہیں۔ گویا اس وقت خدا تعالےٰ ان کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور وہ اس سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم حاضر ہیں۔ ہم اقرار کرتے ہیں کہ تیرا کوئی شریک نہیں۔ صرف تُو ہی اس امر کا مستحق ہے کہ بندوں کو آواز دے اور اے خدا تیرے بُلانے پر ہم تیرے حضور حاضر ہیں۔ پس مکہ مکرمہ وہ مقام ہے جہاں ہر سال لاکھوں مسلمان صرف اس لئے جمع ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کی عبادت کریں اور دُنیا کے سامنے اس بات کی شہادت پیش کریں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین آج بھی زندہ ہے اور آپ کے خادم آج بھی آپ کی آواز کو بلند کرنے کے لئے دُنیا میں موجود ہیں۔ گویا حج دُنیا کو یہ پیغام پہنچاتا ہے کہ اسلام کی رگوں میں اب بھی زندگی کا خون دوڑ رہا ہے۔ اب بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق رکھنے والے لوگ اسلام کے مرکز مکہ مکرمہ میں جمع ہیں اور انہوں نے اپنے اس تعلق کا اعلان کیا ہے جو انہیں اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے۔ انہوں نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ چاہے کمزور ہی سہی لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اب بھی دُنیا میں موجود ہیں اور اب بھی مسلمانوں کی قومی زندگی کی رگ پھڑک رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جس طرح نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کو ضروری قرار دیا ہے اسی طرح اس نے حج کو بھی ایک ضروری فریضہ قرار دیا ہے بے شک حج کی اصل غرض روحانی طور پر یہ ہے کہ انسان ہر قسم کے تعلقات کو توڑ کر دل سے خدا کا ہو جائے۔ مگر اس غرض کو پُورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک ظاہری حج بھی رکھ دیا۔ اور صاحبِ استطاعت لوگوں پر یہ فرض قرار دیدیا کہ وہ گھر بار چھوڑ کر مکہ مکرمہ میں جائیں اور اس طرح اپنے وطن اور عزیز و اقربا کی قربانی کا سبق سیکھیں کیونکہ اسلام جسم اور رُوح دونوں کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ جس طرح دُنیا میں ہر ایک انسان کا ایک مادی جسم ہوتا ہے اور اس جسم میں روح ہوتی ہے اسی طرح مذہب اور روحانیت کے بھی جسم ہوتے ہیں جن کو قائم رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً اسلام نے نماز کی ادائیگی کے لئے بعض خاص حرکات مقرر کی ہوئی ہیں۔ اب اصل غرض تو نماز کی یہ ہے کہ انسان کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت پیدا ہو اور اس کی صفات کو وہ اپنے ذہن میں لائے اور ان کے مطابق اپنے آپ کو بنانے کی کوشش کرے۔ ان باتوں کا بظاہر ہاتھ باندھنے یا سیدھا کھڑا ہونے یا زمین پر جُھک جانے سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا مگر چونکہ کوئی رُوح جسم کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی اس لئے خدا تعالےٰ نے جہاں نماز کا حکم دیا وہاں بعض خاص قسم کی حرکات کا بھی حکم دے دیا۔ جن مذاہب نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا اور انہوں نے اپنے پیرؤوں کے لئے عبادت کرتے وقت جسم کی حرکات کو ضروری قرار نہیں دیا وہ رفتہ رفتہ عبادت سے ہی غافل ہو گئے۔ اور اگر ان میں کوئی نماز ہوتی بھی ہے تو ایک تمسخر سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ اسی طرح گو حقیقی حج یہی ہے کہ انسان ہر قسم کے تعلقات کو منقطع کر کے خدا کا ہو جائے چنانچہ اسی لئے خواب میں اگر کوئی شخص اپنے متعلق دیکھے کہ اس نے حج کیا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوتی ہے کہ اس کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ انسان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد خدا تعالےٰ کی عبادت اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے۔ جیسے وہ فرماتا ہے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ کہ میں نے بنی نوع انسان کو صرف اپنا مقرب بنانے کے لئے پیدا کیا ہے پس حج اس بات کی علامت ہے کہ جس غرض کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا تھا وہ اس نے پوری کر لی۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لو کہ حج کیا ہے؟ خدا تعالےٰ کی رویت اور اس کا دیدار۔ مگر اس کے لئے خدا تعالےٰ نے ایک ظاہری جسم بھی رکھ دیا تاکہ جسم کے ذریعہ روح کی بھی حفاظت ہوتی رہے۔ پھر حج اس سچے اخلاص کے واقعہ کو بھی تازہ کرتا ہے جس کا نمونہ آج سے چار ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دکھایا اور جس کے نتائج آج تک دنیا کو نظر آ رہے ہیں۔ اور اسی سرزمین میں آج سے چار ہزار سال پہلے ایک مشرک گھرانے میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ (دیکھو پیدائش باب ۱۱۔ آیت ۲۸) اس نے ایسے لوگوں میں تربیت پائی جن کا رات دن مشغلہ خدا کا شریک بنانا اور بُتوں کی پرستش کرنا تھا۔ مگر وہ بچہ ایک نورانی دل لے کر پیدا ہوا تھا۔ اور وہ بچپن ہی سے بُتوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا۔ جب دُنیا کی بڑھتی ہوئی گمراہی اور اس کے طوفانِ ضلالت کو دیکھ کر خدا تعالےٰ نے چاہا کہ بنی نوع انسان میں سے کسی کو اپنا بنائے تو اس کی جوہر شناس نگاہ نے کسدیوں کی بستی میں سے ابراہیمؑ کو چُنا (پیدائش باب ۱۱۔ آیت ۳۱) اور اسے اپنے فضل سے ممسوح کیا۔ اور اسے کہا کہ اے ابراہیم! جا اور اپنے بیٹے کو قربان کر تاکہ لوگوں سے الگ میری خاص حفاظت اور نگرانی میں ایک پنیری لگائی جائے۔ نیکی اور تقویٰ کی پنیری اور ایک چشمہ پھوٹا جائے۔ پاکیزگی اور طہارت کا چشمہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ بہت اچھا میں تیار ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اس بیٹے کو جو بڑھاپے میں نصیب ہوا تھا اس وادیٔ غیر ذی زرع میں لا کر چھوڑ دیا جس کے متعلق قرآن کہتا ہے کہ اس میں کھانے اور پینے کا کوئی سامان نہیں تھا۔ ایسی پُرخطر اور بھیانک وادی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف اس لئے اپنے بیٹے اور اس کی والدہ کو چھوڑا تاکہ خدا کا نام بلند ہو اور اس کی کھوئی ہوئی عظمت دُنیا میں پھر قائم ہو۔ صرف ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجور اس ماں اور بچے کو دے گئے جن کے متعلق یہ الٰہی فیصلہ تھا کہ اب انہوں نے اس جنگل میں ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی بسر کرنی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوچا کہ ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجور کتنے دن کام دے سکتی ہے۔ پھر سوائے ریت کے ذرّوں اور آفتاب کی چمک کے اور کوئی چیز میری بیوی اور بچے کے لئے نہیں ہوگی۔ یہ سوچتے ہی ان پر رقت طاری

ہوگئی اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ حضرت ہاجرہؓ ان کی آنکھوں کی نمی اور ہونٹوں کی پھڑپھڑاہٹ سے سمجھ گئیں کہ بات کچھ زیادہ ہے۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے چلیں اور کہنے لگیں ابراہیمؑ تم ہمیں کہاں چھوڑ چلے ہو یہاں تو پینے کے لئے پانی تک نہیں اور کھانے کے لئے کوئی غذا نہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دینا چاہا مگر رقت کی وجہ سے آواز نہ نکل سکی۔ تب حضرت ہاجرہؓ نے کہا کہ کیا آپ خدا کے حکم سے ایسا کر رہے ہیں یا اپنی مرضی سے؟ اس پر انہوں نے آسمان کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے جس کے معنے یہ تھے کہ میں خدا کے حکم کے ماتحت ایسا کر رہا ہوں۔ اس جواب کو سنکر یقین اور ایمان سے پُر ہاجرہؓ جو اپنی جوانی کی عمر میں تھی اور جس کا ایک ہی بیٹا تھا جو اس وقت موت کی نذر ہو رہا تھا۔ فوراً رُک گئی اور کہنے لگی اگر یہ بات ہے تو پھر خدا ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ آخر پانی ختم ہوا۔ غذا ختم ہوئی اور باوجود اس کے کہ اس علاقہ میں کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ حضرت ہاجرہؓ اپنے بچے کی تکلیف کو دیکھ کر جو پیاس سے تڑپ رہا تھا ایک ٹیلے پر چڑھ گئیں کہ شاید کوئی آدمی نظر آئے اور اس سے پانی مانگ لیں۔ یا شاید کوئی آبادی دکھائی دے۔ انہوں نے جس حد تک انسانی نظر کام کر سکتی تھی دیکھا مگر انہیں کہیں پانی کا نشان نظر نہ آیا۔ تب وہ اسی گھبراہٹ میں اُتریں اور دوڑتی ہوئی دوسرے ٹیلے پر چڑھ گئیں۔ وہاں سے بھی دیکھا مگر پانی کے کوئی آثار نظر نہ آئے۔ اسی کرب و اضطراب کی حالت میں حضرت ہاجرہؓ سات دفعہ دوڑیں اور آخر ان کا دل بیٹھنے لگا کہ اب کیا ہوگا اس پر معاً خدا تعالےٰ کا الہام نازل ہوا کہ اے ہاجرہؓ! خدا نے تیرے بچے کے لئے سامان پیدا کر دیا ہے۔ جا اور اپنے بچے کو دیکھ۔ حضرت ہاجرہؓ واپس آئیں تو انہوں نے دیکھا کہ جہاں بچہ پیاس سے تڑپ رہا تھا وہاں پانی کا ایک چشمہ اُبل رہا ہے۔ یہی وہ چشمہ ہے جس کو چاہ زمزم کہتے ہیں۔ زمزم درحقیقت اس گیت کو کہتے ہیں جو خوشی میں گایا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے حضرت ہاجرہؓ نے اس چشمہ کا نام خود زمزم رکھا تھا کیونکہ اس چشمہ کے ذریعہ سے اپنے بچہ کی نجات کی خوشی میں ان کے لئے شکریہ میں گانے کا موقع پیدا ہوا تھا۔ پانی کا تو اللہ تعالےٰ نے اس طرح انتظام کر دیا۔ اب غذا کی فکر تھی اتفاقاً ایک قافلہ راستہ بھول گیا اور وہ اسی جگہ آپہنچا جہاں حضرت ہاجرہؓ بیٹھی تھیں۔ قافلہ والوں کو پانی کی سخت ضرورت تھی۔ انہوں نے جب وہاں چشمہ دیکھا تو حضرت ہاجرہؓ سے کہا کہ ہم آپ کی رعایا بن کر یہاں رہیں گے آپ ہمیں اس جگہ بسنے کی اجازت دے دیں۔ حضرت ہاجرہؓ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ وہاں حضرت ہاجرہؓ اور اسمٰعیلؑ کی رعایا بن کر رہنے لگے اور پیشتر اس کے کہ اسمٰعیل جوان ہوتا خدا نے اسے بادشاہ بنا دیا (بخاری کتاب بدء الخلق)

آج تک حج کے ایام میں حضرت ہاجرہؓ کے اس واقعہ کی یادگار کے طور پر ہی صفا اور مروہ پر ہر حاجی کو سات دفعہ دوڑنا پڑتا ہے۔ یہ دوڑنا حضرت ہاجرہؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کا ایک اقرار ہوتا ہے۔ یہ دوڑنا اس بات کا اعلان ہوتا ہے کہ اگر ہمیں بھی خدا کے لئے کسی وقت اپنے عزیزوں کو چھوڑنا پڑا تو ہم انہیں چھوڑنے میں کوئی دریغ نہیں کریں گے۔

(باقی)

مکہ معظمہ، خانہ کعبہ اور حجرِ اسود

(مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاہور)

جزیرہ نمائے عرب کے جنوب مغرب میں ایک مقدس شہر، صدیوں سے مرجعِ خلائق اور صلحاء کا کعبۂ مقصود ہے اس کا نام مکہ معظمہ ہے۔ اس شہر میں وہ خانۂ خدا ہے۔ جو کہ زمانۂ تاریخ میں اوّلین معبد اور خدا کا گھر مانا گیا جہاں خدا تعالےٰ کے برگزیدہ پیغمبر اور ان کی امتیں حج کے لئے آتی رہیں اور تعمار روحانی سے اپنی جھولیاں بھر کر واپس جاتی رہیں۔

مکہ مکرمہ ہمیں کیوں پیارا ہے؟

اس لئے کہ

- اس میں ہمارے آسمانی آقا کا پہلا گھر ہے۔
- تہذیبِ انسانی کا اوّلین گہوارہ
- انبیاء کا کعبۂ مقصود
- اور خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقام ہے۔

فی الجملہ ہر مسلمان کا یہی جواب ہے۔ اسکے معمارِ اوّل حضرت آدم علیہ السلام تھے۔ زمانہ کے حوادث میں جب یہ ناپید ہو گیا تو خلیل اللہ نے یہاں خانۂ خدا کو پُرانی بنیادوں پر دوبارہ کھڑا کیا۔ سید الانبیاء محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے عصر میں اس عمارت کی تجدید ہوئی۔ حجرِ اسود، آپ نے اپنے مقدس ہاتھوں سے اٹھا کر خود رکھا۔ اس طرح ایک عربی نوجوان نے قبائلِ عرب کو کشت و خون سے بچا لیا۔

خلیل اللہ کے بعد آلِ ابراہیمؑ یہاں حج کے لئے آتی رہی۔ کلیم اللہ بنی اسرائیل کے ہمراہ حج کے لئے آئے بلکہ اب ایسے ثبوت بھی مل رہے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور بعض حواری بھی مناسکِ حج سے متمتع ہوئے۔ حجرِ اسود پر انبیاء، صلحاء، صدیقین اور شہداء کے بوسوں کے نشان ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا فخر ہوگا کہ نبیوں کے سردار کے مقدس لبوں کی مس بھی اس پتھر نے محسوس کی۔ یہ وہ کونے کا پتھر ہے جو کہ شہاب ثاقبہ کی صورت میں شیطانوں کا سر توڑنے کے لئے آسمان سے اُترا اور کعبہ میں پیوست ہو گیا۔

حدیث میں ہے اللہ تعالےٰ نے جبریل کو آدم اور حوا کی طرف بھیجا اور ان کو کعبہ بنانے کا حکم دیا۔ پس آدم نے اسے بنایا۔ پھر اسے اس کے طواف کا حکم دیا گیا۔ اسے کہا گیا اے آدم تو اوّل البشر ہے اور یہ گھر "اَوَّلُ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ" ہے۔ (بیہقی)

دوسری حدیث میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا ہبوط ہوا تو اس وقت آسمان سے ایک پتھر گرا حضرت آدمؑ نے اسے اٹھا کر کعبۃ اللہ میں ضم کر لیا پھر آپ نے اس گھر کا حج کیا۔ (رواہ ابن عباسؓ ملاحظہ ہو خریدۃ العجائب و فریدۃ الغرائب)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ حجرِ اسود شہبِ ثاقبہ کا ایک ٹکڑا تھا جو کہ آدم علیہ السلام کے وقت میں زمین پر نازل ہوا۔ سُنت اللہ اسی طور پر جاری ہے کہ جب آسمان سے عظیم الشان فیصلے صادر ہوتے ہیں اور عالمگیر روحانی انقلاب کی تاریں کسی مامور من اللہ کے دل میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ تو شیاطین کا سر توڑنے کے لئے آسمان میں رَمی شہب کا ایک نظارہ دکھایا جاتا ہے۔ جس طرح آسمانی بجلی سے جراثیم ختم ہوتے ہیں اسیطرح رَمی شہب عالم مثال میں شیاطین کی ہلاکت کا ایک ظاہری نشان ہے۔

ہبوط آدم کے موقع پر جب بظاہر ذریتِ ابلیس فتح کے نقارے بجا رہی تھی سقوطِ شہب کے ذریعہ شیاطین کی ہلاکت کا آسمانی نظارہ دکھایا گیا۔ اس رَمی شہب میں ایک ٹکڑا زمین پر آن گرا۔ کالے رنگ کا یہ وہ سوختہ پتھر ہے جو کہ خدا تعالےٰ کے اوّلین گھر کے لئے کونے کا پتھر بنایا گیا۔ یہ پتھر شیاطین کا سر توڑنے کے لئے ایک واضح نشان ہے اور ایک بدیہی علامت۔

زبور، داؤد اور بشارتِ انجیل میں لکھا ہے کہ جو اس کونے کے پتھر پر گرے گا وہ چکنا چور ہو جائے گا اور جس پر وہ گریگا اسے بھی وہ نیست و نابود کر دے گا۔ خدائی منشاء کے مطابق آسمان سے گرنے والا یہ شہاب کعبۃ اللہ کی دیوار میں محفوظ کر لیا گیا۔ اب رہتی دُنیا تک شیاطین کی ہلاکت کی یہ ایک علامت اور نشان (Symbol) بنا رہے گا۔

علمائے مصر (جیولوجی کے ماہرین) نے بھی حجرِ اسود کے ملاحظہ کے بعد یہی رائے دی ہے کہ یہ شہاب ثاقبہ کا ایک ٹکڑا ہے۔ نیز

استاذ یوسف مفتش آثارِ عربیہ نے اپنی کتاب المحمل والحج میں حجرِ اسود کو شہابِ ثاقب کا ٹکڑا قرار دیا ہے جو کہ "پروردگار کی تعمیلِ حکم کی یادگار میں یہاں رکھ دیا گیا۔"

یوں تو معشوقِ حقیقی کے گھر کا ہر پتھر ہمیں پیارا ہے لیکن حجرِ اسود چونکہ اس روحانی محل کی اساس ہے جس میں ساری نسلِ انسانی نے جمع ہونا تھا اس لئے اس ان گھڑے پتھر سے ہمیں والہانہ پیار ہے اس پیار کی وجہ یہ ہے کہ اس پر انبیاء، اولیاء اور صلحاء کے بوسوں کے نشان ہیں۔ یہ پیار آدم سے شروع ہوا اور نوعِ بشر میں نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا رہا تا آنکہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس پتھر کو بوسہ دے کر اسے ہمیشہ کے لئے محترم بنا دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بیت اللہ خدا کا گھر ہے اور حجرِ اسود اس کے آستانہ کا پتھر ہے۔۔۔ حج کرنے والے اس پتھر کو خدا کے آستانے کا پتھر تصور کر کے بوسہ دیتے ہیں۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۹۲)

محترم حاجی عبدالکریم صاحب مرحوم کراچی کا ذکر

مکرم جلال محمود صاحب کراچی

حاجی صاحب مرحوم ملتان کے رہنے والے تھے۔ فرماتے تھے جب میں آٹھ برس کا تھا تو میں قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے ایک جگہ جاتا تھا وہاں ایک استاد تھے۔ جو جمعہ کی نماز کے وقت کہیں اور چلے جاتے تھے۔ مجھے تعجب تھا کہ کہاں جاتے ہیں؟ ایک روز ان کا تعاقب کیا۔ اور دیکھا کہ ایک جگہ چند اور افراد کے ساتھ مل کر انہوں نے جمعہ کی نماز پڑھی مجھے وہاں دیکھ کر انہوں نے بتایا کہ میں احمدی ہوں۔ اس دن کے بعد سے اس احمدی بزرگ سے احمدیت کے متعلق گفتگو شروع کر دی۔ حتیٰ کہ میں دل سے احمدی ہو گیا مگر بیعت بعد میں کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلے سفر یورپ کے بعد ایک لاکھ روپیہ چندہ کی تحریک فرمائی تھی۔ ان دنوں حاجی صاحب مرحوم کی ملازمت چھوٹ چکی تھی۔ مرحوم نے چندہ میں حصہ لینے کی غرض سے اپنے گھر کا تمام اثاثہ سڑک پر رکھ کر فروخت کر دیا اور رقم چندہ میں دے دی۔

بعد کو ایک کھجور کے پتوں کی چٹائی خرید کر لائے اور اپنی بیوی سے کہنے لگے اس پر بچوں کو سلا دو۔ مرحوم کی صاحبزادی کا بیان ہے کہ میرا پہلا بچہ پیدا ہونے والا تھا۔ تو والد نے مجھے پہلی زچگی کے لئے گھر پر بلا لیا اس وقت حاجی صاحب مرحوم لکھنؤ میں رہتے تھے۔ چند ہی روز میں گھر میں راشن ختم ہو گیا اور فاقوں کی نوبت آ گئی۔ شام چار بجے بچہ پیدا ہوا۔ اور صبح آٹھ بجے تک میں فاقہ سے لیٹی رہی۔ امی جان نے سلیٹ خیر دین صاحب مرحوم کے ہاں سے ایک پیالی شکر منگائی اور مجھے چائے بنا کر دی اور ابا جان کے ہاتھ پر قرآن مجید رکھ دیا اور رو کر کہنے لگیں کہ آپ سے کئی دن سے پوچھ رہی ہوں کہ تنخواہ کب لائیں گے آپ کہتے ہیں آ جائے گی۔ آخر کیا بات ہے اس پر مرحوم پر رقت طاری ہو گئی۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے تین ماہ کی تنخواہ پیشگی لے کر چندہ میں دے دی تھی۔ چنانچہ تنخواہ آنے تک آلو ابال ابال کر کھاتے

پارٹیشن سے پہلے کا واقعہ ہے کراچی میں جب کوئی مسلمان فلیٹ کرائے پر لینے جاتا۔ تو ہندو مالک اکثر اوپر کا فلیٹ ہندوؤں کے لئے رکھتے اور مسلمانوں کو گراؤنڈ فلیٹ پر رہنے کے لئے کہتے۔ حاجی صاحب کو جب اس کا علم ہوا تو بہت جوش میں آ گئے اور مالک مکان سے پوری بلڈنگ کا ٹھیکہ کر لیا اور اوپر کے تمام فلیٹ مسلمانوں کو کرائے پر دے دئے اور نچلے غیر مسلموں کے لئے چھوڑ دئے۔ جو اکثر خالی رہتے مگر حاجی صاحب اس نقصان کو کافی عرصہ تک برداشت کرتے رہے اور فرماتے کہ مسلمان نیچے کیوں رہیں وہ اوپر رہیں گے۔

جماعت کے افراد سے محبت

جس زمانہ میں کراچی کی جماعت کے پریذیڈنٹ تھے۔ جماعت کے باہر سے آنے والے افراد کو اپنے ہاں مہینوں ٹھہراتے۔ پہلے دن جو خاطر مدارت کرتے۔ آخری دن تک اس میں فرق نہ آنے دیتے۔ امی جان بتاتی ہیں کہ ویسے تو بہت لوگ ابا جان کے مستقل مہمان ہوا کرتے تھے۔ مگر حضرت خان صاحب مولوی ذوالفقار علی گوہر مرحوم تین تین چار چار مہینے آ کر ہمارے ہاں رہا کرتے تھے۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ پر چاقو سے حملہ ہوا تو چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم کی تحریک پر کہ احباب پورا چندہ اس مہینہ میں ادا کر دیں مرحوم نے اپنا پوری تنخواہ تحریک جدید کے چندہ میں دے دی اور پورا مہینہ لالوکھیت سے ملاوڑ ڈرائنگ آفس (بیتوی) تک پیدل آتے جاتے رہے اور نمک ملی روٹی کھا کر پورا مہینہ گذارا۔

حاجی صاحب مرحوم کو جو پنشن ملتی اس میں سے پہلے چندہ کی ادائیگی فرماتے۔ بڑے بیٹے سے جو اخراجات ملتے اس میں سے مبلغ ۶۰/- روپے اخراجات کے لئے اور خط و کتابت کے لئے رکھتے اور باقی رقم جماعت کے دوستوں اور مساکین کو بذریعہ منی آرڈر بھیج دیتے غالباً کوئی ایسا احمدی نہ ہو گا جسے کبھی ان کو خط لکھا ہو اور انہوں نے جواب نہ دیا ہو۔

تبلیغ کا شوق

آخری عمر میں دل کے مریض تھے ڈاکٹر مکمل آرام کو کہتے مگر مرحوم اکثر عارضی وقف کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیتے تھے اور تین تین چار چار مہینے کے لئے ربوہ شاہ ایبٹ آباد وغیرہ جاتے۔ ہم سب کہتے کہ آپ کو وہاں پر چیزی کھانا کون دے گا۔ مگر مرحوم نے فریضہ تبلیغ کو ہمیشہ مقدم رکھا۔

ہر دفعہ وقف کے دوران جب گھر آتے کچھ زیادہ بیمار ہوتے جب ذرا طبیعت سنبھلتی تو پھر جانے کی تیاری کرتے اور یہ سلسلہ ان کی عمر کے آخری سال تک جاری رہا۔ حاجی صاحب انگریزی اور عربی دونوں میں تقریر کر لیتے تھے۔ رسالہ "میری والدہ" مصنفہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا ترجمہ بھی انہوں نے کیا تھا جس کے لئے خود چوہدری صاحب نے انہیں متعین کیا تھا۔

باوجود بہت بھاری جسم ہونے کے رات کو دو بجے کھڑے ہوتے اور نماز فجر پڑھ کر سوتے پاؤں اکثر سوجے جاتے۔ خواہ کتنی سردی ہو ہمیشہ وضو کرتے بہت کم تیمم کرتے ہمیشہ اعتکاف بیٹھنے کی کوشش کرتے اور چند سالوں سے تو انہیں قادیان اور ربوہ میں اعتکاف بیٹھنے اور وہاں رمضان المبارک گذارنے کی بہت آرزو تھی شاید مرحوم کو علم تھا کہ رمضان المبارک ہی ان کی زندگی کا آخری مہینہ ہو گا اس مرتبہ جب ربوہ گئے تو سب کو گلے لگا لگا کر روتے۔ (پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا) گھر میں چلتے وقت میری سالی شاہدہ طلعت کو پیار سے بلایا اور کہنے لگے۔ بیٹی ہمیں اچھا سا ایک کپ چائے بنا کر پلا دو ہم نے کون دوبارہ تم کو کہنا ہے۔ اور واقعی مرحوم دوبارہ کہنے کے لئے رہ نہ سکے۔ اور اپنے مولائے حقیقی سے جس کے لئے وہ ہمیشہ تڑپتے رہے جمعۃ الوداع کے روز جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

جماعت کراچی جس کے سالہا سال وہ پریذیڈنٹ رہے نے بھی نماز جنازہ غائب پڑھی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور انجام بخیر ہو۔

آمین

محترم خان شمس الدین خانصاحب مرحوم جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ سرحد کی وفات پر

جماعت احمدیہ پشاور کی قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ پشاور کا یہ ہنگامی اجلاس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص اور فدائی خادم محترم خان شمس الدین خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ سرحد کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے مرحوم نے ۱۰ ستمبر ۱۹۲۷ء کو بیعت کی تھی اور سلسلہ کی جملہ تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کیا۔ اور سلسلہ کی خدمات بجا لانے میں ہمیشہ پیش پیش رہے بالخصوص قیام پاکستان کے بعد آپ نے امیر جماعتہائے احمدیہ پشاور و ڈویژن اسمٰعیل خان ڈویژنز کی حیثیت سے سالہا سال تک قابل قدر خدمات سرانجام دیں آپ کا سارا وقت خدمت دین کے لئے وقف تھا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا بہترین نمونہ تھے آپ ایک فرض شناس کارکن کی حیثیت سے بڑی مستعدی اور ہوشمندی سے اپنے فرائض ادا کئے آپ نے جو کچھ اور جہاں بھی انجام دیا سچی والہیت اور تڑپ اور قلبی جوش و خلوص سے انجام دیا۔ بڑی جرأت و حوصلہ والے تھے سخت مخالفانہ ماحول کے باوجود بھی نہایت جوانمردی کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرتے۔ تقریر و تحریر کے معاملہ میں بڑے محتاط تھے۔ نہایت صائب الرائے۔ دیانتدار، راستباز، تقویٰ شعار اور دعاؤں سے شغف رکھنے والے بزرگ تھے۔ مرحوم تبلیغ کا بے پناہ جذبہ رکھتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ جماعت کی تعلیم و تربیت کا والہانہ شوق تھا۔ جماعت میں سلسلہ کی محبت اسلام کا درد اور دعاؤں میں شغف پیدا کرنے کی مقدور بھر کوشش کرتے تھے۔ آپ سلسلہ کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے نظام سلسلہ کا احترام قائم رکھتے اور اس پر آنچ نہ آنے دیتے خلیفہ وقت کے نہایت وفادار، اطاعت شعار اور جانثار شیدائی تھے علاقہ سرحد میں مرحوم کی وفات سے بڑا خلا پیدا ہو رہا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ ہی اپنے خاص فضل سے پورا کرے ——— جماعت احمدیہ پشاور مرحوم کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کے برادر اکبر پیرزادہ مولوی سیف الدین خانصاحب اور مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ آپ کے فرزندان و دختران اور جملہ لواحقین کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم خانصاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور ان کے اور جملہ دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں انکا حامی و ناصر ہو اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔

آمین

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۴۷۰

میں شریفہ بی بی زوجہ فتح محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن چنیاں ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر ۔۔۔ ۳۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تاذیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتاء: نشان انگوٹھا شریفہ بی بی

گواہ شد: نشان انگوٹھا: فتح محمد خاوند موصیہ۔

گواہ شد: محمد لطیف محلہ درالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر ۱۹۴۷۱

میں محمد طفیل خان ولد چوہدری محمد صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۶۰ روپے ہے میں تاذیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

المعبد: محمد طفیل خان کارکن دفتر وقف جدید ربوہ۔

گواہ شد: سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد: سید عبدالسلام کارکن دفتر رشتہ ناطہ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۴۷۳

میں تسنیم اختر زوجہ فیض احمد صاحب اسلم قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیملپور۔ ضلع کیملپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۲/۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۵۰۰ روپے

۲۔ کپڑے سینے کی مشین ۔۔۔ ۲۳۰ "

۳۔ زیورات طلائی ۱½ تولے مالیتی ۔۔۔ ۲۲۶۰ "

۴۔ حصص پاکستان سیمنٹ انڈسٹریز لمیٹڈ ۔۔۔ ۷۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتاء: تسنیم اختر ۱۵۷-۴ کیملپور۔

گواہ شد: فیض احمد اسلم ایس پی سی سول جج کیملپور۔

گواہ شد: مرزا عبدالرؤف امیر جماعت احمدیہ کیملپور۔

مسل نمبر ۱۹۴۷۳

میں محمود امجد خان جنجوعہ ولد راجہ فضل خان جنجوعہ قوم جنجوعہ پیشہ پیر سڑ عمر ۷۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا۔ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ سات ایکڑ زمین واقع ڈنگہ ضلع گجرات ۔۔۔ ۵۰۰۰ روپے

۲۔ قطعہ زمین سکنی ایک کنال ۔۔۔ ۱۰۰۰ "

کل جائداد ۔۔۔ ۶۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتاء: تسنیم اختر ۱۵۷-۴ کیملپور۔

گواہ شد: فیض احمد اسلم ایس پی سی سول جج کیملپور۔

گواہ شد: مرزا عبدالرؤف امیر جماعت احمدیہ کیملپور۔

مسل نمبر ۱۹۴۷۳

میں محمود امجد خان جنجوعہ ولد راجہ فضل خان جنجوعہ قوم جنجوعہ پیشہ پیر سڑ عمر ۷۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا۔ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ سات ایکڑ زمین واقع ڈنگہ ضلع گجرات ۔۔۔ ۵۰۰۰ روپے

۲۔ قطعہ زمین سکنی ایک کنال ۔۔۔ ۱۰۰۰ "

کل جائداد ۔۔۔ ۶۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

المعبد: محمود امجد خان جنجوعہ بیرسٹر ایٹ لا۔ ۱۰۶ سول لائن سپریم روڈ سرگودھا۔

. . . . . .

. . . . . .

گواہ شد: میجر احمد خان جنجوعہ ۱۰۶ سول لائنز سرگودھا۔

گواہ شد: ظفر احمد لیکچرار گورنمنٹ کالج سرگودھا۔

مسل نمبر ۱۹۴۷۴

میں امۃ الرشید اختر اہلیہ قریشی عبدالرحمان صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱۱/۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر -/۵۰۰ روپے وصول کرکے خرچ کر چکی ہوں۔

۲۔ ایک قطعہ زمین دس مرلے واقع دارالرحمت ربوہ مالیتی -/۲۰۰۰

۳۔ ایک دکان واقع چنیوٹ -/۵۵۰۰

۴۔ ۲۰۳ کنال ۸ مرلے زمین -/۴۰۰۰

کل جائداد -/۱۱۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتاء: امۃ الرشید اختر زوجہ اہلیہ قریشی عبدالرحمان دارالرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد: ملک محمد احمد وکالت تبشیر ربوہ

گواہ شد: قریشی نورالحق تنویر وصیت ۱۹۶۵ء ربوہ

مسل نمبر ۱۹۴۷۵

میں رفیعہ بیگم زوجہ چوہدری خوشی محمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱/۶۹ء ۱۰-۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔۔ ۳۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی دو تولے ۔۔۔ ۲۵۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتاء: رفیعہ بیگم زوجہ چوہدری خوشی محمد گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: سید غلام احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں۔

گواہ شد: خوشی محمد ولد کرم دین گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدارتی کابینہ کا اجلاس

راولپنڈی ۲۴ فروری۔ صدر ایوب کی صدارت میں ملک کی سیاسی صورت حال اور نظم و نسق کے معاملات پر غور کرنے کے لئے صدارتی کابینہ کا اجلاس ہوا۔ اجلاس چار گھنٹے تک جاری رہا۔ اور اس میں دونوں صوبائی گورنر بھی شریک ہوئے۔ راولپنڈی میں جو مرکزی وزیر موجود تھے انہوں نے اجلاس میں شرکت کی۔

عوامی لیگ کے رہنما گول میز کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں۔ (خواجہ شہاب الدین)

لاہور ۲۴ فروری۔ مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات خواجہ شہاب الدین نے امید ظاہر کی ہے کہ عید سے قبل گول میز کانفرنس کا پہلا اجلاس منعقد ہوگا۔ باقی بات چیت عید کے بعد دوبارہ ہوگی۔

ڈھاکہ میں شیخ مجیب الرحمن سے بات چیت کا حوالہ دیتے ہوئے خواجہ شہاب الدین نے کہا کہ شیخ صاحب نے کھلے دل کے ساتھ انہیں بتا دیا تھا کہ وہ مجوزہ گول میز کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ اور انہوں نے امید ظاہر کی تھی کہ اس کے نتائج اور مفید نتائج ظاہر ہوں گے۔

ملک میں نظریہ پاکستان کے مطابق حکومت قائم کی جائے گی

لاہور ۲۴ فروری۔ ایئر مارشل اصغر خان نے اعلان کیا ہے کہ وہ ہم خیال سیاسی جماعتوں کے اتحاد کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ اگر مختلف پارٹیاں متحد نہ ہوئیں تو وہ چند ہفتوں تک اپنی نئی سیاسی جماعت کے قیام کا فیصلہ کریں گے۔

ایئر مارشل اصغر خان نے اعلان کیا ہے کہ اپوزیشن جماعتیں عوام کی فلاح و بہبود کے پیش نظر اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں گی۔ اس مقصد کے لئے ضروری ہے کہ جن سیاسی جماعتوں کے درمیان نظریاتی اختلاف کم ہیں وہ متحد ہو جائیں۔ اس طرح ملک میں ایک مضبوط عوامی حکومت کے قیام کے امکانات روشن ہو جائیں گے۔

ڈھاکہ میں شیخ مجیب الرحمن کی تقریر

ڈھاکہ ۲۴ فروری۔ عوامی لیگ کے صدر شیخ مجیب الرحمن نے خود مختار پارلیمنٹ اور بالغ رائے دہی کی بنیاد پر اسمبلیوں کے انتخاب کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا عوامی لیگ صوبوں کی مکمل خود مختاری، وحدت مغربی پاکستان کے خاتمے اور طلبا کے تمام مطالبات کی بلا تاخیر منظوری کا خاتمہ کا مطالبہ کرتی ہے۔

شیخ مجیب الرحمن نے اس الزام کی تردید کی ہے کہ مشرقی پاکستان کے عوام علیحدگی چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم صرف قومی معاملات میں مناسب حصہ چاہتے ہیں۔ شیخ صاحب نے کہا کہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے عوام اور طلبا متحد اور برادری کے رشتے میں منسلک ہیں اور یکساں طور پر مشکلات سے دوچار ہیں۔

ملک میں دو یا تین سیاسی جماعتیں ہونی چاہئیں۔ (کھوڑو)

لاڑکانہ ۲۴ فروری۔ سابق وزیر دفاع مسٹر ایوب کھوڑو نے کہا ہے کہ صدر ایوب کے مدبرانہ اور دانشمندانہ فیصلے سے ملک کی سیاسی صورت حال بدل گئی ہے۔ سیاسی جماعتوں کو انتخاب کے بائیکاٹ کا فیصلہ واپس لے کر جمہوریت کی بحالی کے لئے کوششیں شروع کر دینی چاہئیں۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ ملک میں صرف دو یا تین جماعتیں ہونی چاہئیں جو منظم ہو کر عوام کی بہتری کے لئے کوشش کریں۔

مسٹر کھوڑو نے اعلان کیا کہ مسلم لیگ انتخابات میں حصہ لے گی اور صدارتی اور اسمبلیوں کے لئے اپنے امیدوار نامزد کرے گی۔

ڈاکٹر آدم ملک آج پاکستان پہنچیں گے

راولپنڈی ۲۴ فروری۔ انڈونیشی وزیر خارجہ مسٹر آدم ملک کل پاکستان پہنچ رہے ہیں۔ وہ پاک انڈونیشیا اقتصادی ثقافتی تعاون کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں انڈونیشی وفد کی قیادت کریں گے۔ ڈاکٹر آدم ملک نے انڈونیشیا کے معاملات میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

موجودہ آزاد کشمیر ایکٹ منسوخ کر دیا جائے گا۔

راولپنڈی ۲۳ فروری۔ باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق آزاد کشمیر میں بھی عوامی خواہشات کے مطابق سیاسی ڈھانچے کی از سر نو تشکیل کی جائے گی۔ آزاد کشمیر میں آئینی اصلاحات کے سلسلے میں مختلف تجاویز پر غور کیا جا رہا ہے۔ آزاد کشمیر کی تینوں سیاسی جماعتوں نے بھی اس سلسلے میں اپنی تجاویز حکومت کو پیش کر دی ہیں۔

باخبر حلقوں کے مطابق آزاد کشمیر کے موجودہ ایکٹ کو ختم کر دیا جائے گا۔ اور اس کی جگہ ایک نیا قانون نافذ کیا جائے گا۔ جس کو عوام کی بھاری اکثریت قبول کرے گی۔ ان ذرائع کا کہنا ہے کہ پاکستان میں آئینی اصلاحات کے اعلان کے بعد آزاد کشمیر کے نئے آئین کے بارے میں بھی اعلان کیا جائے گا۔

ان حلقوں کے مطابق آزاد کشمیر کے موجودہ صدر عبدالحمید خان جو حال ہی میں آزاد کشمیر گورنمنٹ ایکٹ مجریہ ۱۹۶۸ء کے تحت منتخب ہوئے ہیں آئندہ صدارتی امیدوار نہیں ہوں گے۔ اور آزاد کشمیر کے عوام بھی نئے صدر کا انتخاب کریں گے۔

بھارت روس سے جدید ترین لڑاکا طیارے حاصل کرے گا۔

اسلام آباد ۲۴ فروری۔ بھارت روس سے نئے لڑاکا طیارے طلب کرے گا یہ طیارے ساخت کے اعتبار سے جدید ترین ہیں اور ان کا نام مگ ۲۳ رکھا گیا ہے۔

وقف جدید کے ماتحت "غیر مسلموں میں تبلیغ" کا پروگرام

احباب جماعت اور عہدیدار صاحبان اپنی ذمہ داری پوری کریں

قبل ازیں بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ وقف جدید کے ماتحت ہندوؤں اور دیگر غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کے پروگرام کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ احباب جماعت گزشتہ مجلس مشاورت میں اس بارے میں فیصلہ کر چکے ہیں کہ مبلغ ۱۷۰۰۰/ روپے کی رقم جو اس غرض کے لئے مختص ہے۔ جلد از جلد جمع کر کے اس پروگرام کو عملی جامہ پہنایا جائے لیکن افسوس ہے کہ باوجود کئی یاددہانیوں کے ابھی تک گزشتہ سال کی اس رقم کا نصف بھی جمع نہیں ہوا۔ صرف چند جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ لیکن کثیر تعداد ایسی جماعتوں کی ہے جن کے عہدیداروں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی۔

ازراہ کرم اس اعلان کو دیکھتے ہی عہدیدار صاحبان اپنی بیداری کا ثبوت دیں۔ اور کوشش فرمائیں کہ چند دنوں کے اندر اندر ان کے ذمہ جو رقوم عائد کردہ ہیں۔ وہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں "وقف جدید" کے تحت جمع کرائیں۔ اور کوپن پر لکھیں۔ کہ یہ رقم غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے ہے۔

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم پراچہ عبدالرؤف صاحب ساکن بھیرہ ضلع سرگودھا کی درخواست اپیل بخلاف فیصلہ قاضی صاحب اول بمقدمہ محاۃ امۃ الرفیق صاحبہ بنام پراچہ صاحب کی سماعت ۱۶/۳/۶۹ بوقت ۹½ بجے صبح دفتر قضاء ربوہ میں مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مکرم مولوی نورالدین صاحب منیر قاضیان سلسلہ احمدیہ فرمائیں گے

چونکہ پراچہ عبدالرؤف صاحب کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے بذریعہ اخبار ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ تاریخ مذکورہ پر پیروی مقدمہ کے لئے پہنچ جائیں۔ ورنہ اپیل عدم پیروی کی وجہ سے خارج کر دی جائے گی۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بواسیر خونی و بادی کے لئے تیر بہدف دوا پائلز کیور -/۱۰
ڈاکٹر راجہ ہومیو بیڈ کمپنی گولبازار ربوہ

مومنوں کے وہ فرائض جو الٰہی جماعتوں کو کامیاب بنانے میں ممد ہوتے ہیں

ان کا فرض ہے کہ وہ بنی نوع انسان کی بھلائی کی کوشش کریں اور اسلام کو دنیا میں پھیلائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحج کی آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پھر فرماتا ہے وَافْعَلُوا الْخَیْرَ۔ جب تم یہ باتیں کرلو۔ یعنی جب تم اللہ تعالیٰ پر توکل کرو، جب تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھالو جب تم شب و روز اس کی عبادت کرو تو پھر چوتھا فرض تمہارا یہ ہے کہ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ تم بنی نوع انسان کی بھلائی کی کوشش کرو، تم یتیموں کی خبر گیری کرو۔ تم بیواؤں کی نگہداشت کرو۔ تم مساکین سے شفقت اور رأفت کے ساتھ پیش آؤ تم ہمسائیوں سے نیک سلوک کرو۔ تم دین اسلام کو ان لوگوں میں پھیلاؤ۔ جو اسلامی تعلیم سے ناآشنا ہیں۔ غرض جس قدر اچھے کام ہیں وہ سب کرو۔ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

وَافْعَلُوا الْخَیْرَ کو تو لوگ کسی حد تک مانتے ہیں مگر باقی جس قدر احکام ہیں ان کو دنیا عموماً اپنی تباہی کی علامت سمجھتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں جو توکل کرے گا اس کا بیڑہ غرق نہیں ہوگا۔ تو اور کس کا ہوگا! پھر وہ کہتے ہیں جو احکام مذہبی پر چلے گا۔ اور دین کی ترقی کے لئے چندے دے گا وہ غریب نہیں ہوگا تو اور کون ہوگا! اسی طرح وہ کہتے ہیں جو پانچ وقت نماز پڑھے گا وہ تین چار گھنٹے ضرور ضائع کر دے گا اور جس نے اپنے اوقات کا اتنا بڑا حصہ اس طرح رائیگاں کھو دیا وہ دنیا میں کامیاب کس طرح ہوگا۔ غرض دنیا ان تمام باتوں کو تباہی کا موجب سمجھتی ہے قرآن کریم کہتا ہے کہ وہی تم کرو کیونکہ دنیوی ترقی اور دینی ترقی میں زمین و آسمان کا فرق ہے اس کے ذرائع اور ہوتے ہیں اور اس کے ذرائع اور ہیں۔" (تفسیر کبیر سورہ حج صفحہ ۱۰۳ ج ۶)

وقف جدید کے وعدہ جات اور ادائیگی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک تقریباً ۲ صد سے اوپر جماعتوں کی طرف سے وقف جدید کے نئے سال کے وعدہ جات موصول ہو چکے ہیں مگر بقیہ جماعتیں خصوصاً دیہاتی علاقوں کی جماعتوں کی طرف سے ابھی تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ سوائے چند جماعتوں کے جو مختلف اضلاع میں واقع ہیں۔

تمام عہدیداران کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ ازراہ کرم جلد از جلد اپنے اپنے حلقے کے احباب سے وعدہ جات حاصل کر کے ساتھ ہی دو ماہ کی اقساط وصول کر کے امیر صاحب خزانہ کے نام وقف جدید کے حساب میں ارسال فرمائیں اور اس کی تفصیل سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد

فرضیت زکوٰۃ کے متعلق کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ ادائیگی زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تقریباً جہاں بھی نماز کا حکم فرمایا ہے وہاں اس کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس فریضہ کی طرف خاص توجہ دلائی ہے۔ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ صَدَقَةً فِیْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَاءِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَاءِهِمْ (بخاری)

یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے مالوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے امراء سے حاصل کر کے غرباء کو دی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو خدمت اسلام کے لئے مالی قربانی کرنے کی خاص توفیق اور بے نظیر وسعت قلبی عطا فرمائی ہے۔ پس احباب جماعت جہاں دوسری مالی قربانیاں کرنے میں ایک دوسرے سے پیش پیش رہتے ہیں وہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو بھی ہمیشہ مدنظر رکھیں ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھانے اور ان کو پاکیزہ کرنے کا موجب ہے۔

امراء کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ مجلس شوریٰ ۱۳۴۶ ہش کے فیصلہ کے مطابق احباب جماعت کو ادائیگی زکوٰۃ کے بارہ میں ترغیب و تحریص دلاتے رہا کریں۔ تاکہ وہ اس فریضہ کی طرف کما حقہ توجہ دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(نائب ناظر بیت المال آمد ربوہ)

تقریب رخصتانہ

عزیزہ امۃ الباسط سلمہا بنت لیفٹیننٹ کرنل محمود احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ کی تقریب رخصتانہ ۲۴ فروری ۱۹۶۹ء بروز جمعۃ المبارک ۱۲ بجے دوپہر عمل میں آئی ان کا نکاح مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ابن محترم چوہدری نتھے خان صاحب گوٹھ نتھے خان (ریاست خیرپور) کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے جنوری ۱۹۶۸ء میں پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی ——— احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی و دنیوی لحاظ سے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے اور اسے مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے امراء و صدر صاحبان کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

جیسا کہ قبل ازیں متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کا پہلا حصہ جس میں انتظامی قواعد کے علاوہ انتخابات عہدیداران سے متعلق مکمل قواعد درج ہیں طبع ہو چکا ہے۔ قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کے اس حصہ کی ایک کاپی کا ہر جماعت میں موجود ہونا اشد ضروری ہے۔ کیونکہ جماعتوں میں ان قواعد و ضوابط کی عدم موجودگی کی وجہ سے بہت سی غلط فہمیاں اور دقتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جن کو رفع کرنے کے لئے سلسلہ کا نہایت قیمتی وقت خرچ کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا جن جن جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان نے ابھی تک قواعد و ضوابط کی یہ کتاب حاصل نہیں کی وہ جلد سے جلد نظارت ہذا سے حاصل کر لیں اس کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ایک روپیہ ۲۵ پیسے اور مع محصول ڈاک ڈیڑھ روپے دس پیسے ہے

(ناظر اعلیٰ)

ملکی و ملی خدمت کا ایک سنہری موقع

حکومت کی طرف سے ان دنوں ہفتہ شجرکاری منایا جا رہا ہے۔ اراکین انصار اللہ کی طرف سے گزشتہ سالوں میں اس سلسلہ میں بھرپور تعاون حاصل رہا ہے خدا کرے کہ امسال بھی اس طرف خصوصی توجہ دی جا رہی ہو۔ کیونکہ درخت کاری ایک ایسا کار ثواب ہے کہ ہمارے محبوب آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بہت پسند فرمایا ہے اور اس دنیا میں ایک نیا پودا لگانے کو جنت میں پودا لگانے کے مترادف قرار دیا ہے۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ماڈل ٹاؤن لاہور میں عیدالاضحیہ کی نماز

احمدیہ مسجد واقع سی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور میں نماز عید صبح پونے نو بجے ہوگی ماڈل ٹاؤن اور قرب و جوار کے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ وقت مقررہ پر مسجد میں تشریف لے آویں

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

• دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں (منیجر الفضل)